جلد دوم

تذکرہ

اولیائے پاکستان

اولیاء کے مستند حالات و واقعات

عالم فقری

Fazli Rahim

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

CamScanner

تذکرہ

اولیائے پاکستان

حصّہ دوم

Fazli Rahim

علامّہ عالم فقری

شبّیر برادرز ۴۰۔ بی اُردو بازار۔ لاہور ۲

CamScanner

Fazli Rahim

جملہ حقوق بنام اللہ تعالیٰ آزاد ہیں

نام کتاب ——— تذکرہ اولیائے پاکستان دوم

موضوع ——— تصوّف

مؤلف ——— علامہ عالم فقری

اشاعت ——— ۱۹۹۳ء

تعداد ——— ۱۱۰۰

ناشر ——— شبیر برادرز۔ اُردو بازار۔ لاہور

کتابت ——— رفیق احمد ٹیچر۔ میلو شرقی (گجرات)

پروف ریڈنگ ——— جاوید فقری۔ محمد اعظم

زیرِ اہتمام ——— ملک شبیر حسین

طابع ———

قیمت ——— روپے

Fazli Rahim

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
	سلسلہ قادریہ	
۱	حضرت سید محمد غوث قادری اوچ شریف	۹
۲	حضرت حماد جمالی قادری مکلی سندھ	۱۲
۳	حضرت داؤد بندگی شیر گڑھی قادری	۱۵
۴	حضرت ابو المعالی قادری	۲۴
۵	حضرت شاہ مقیم محکم الدین قادری	۳۱
۶	حضرت شاہ محمد غوث قادری	۳۴
۷	حضرت سید حسن پشاوری قادری	۴۱
۸	حضرت پاک رحمٰن نوشاہی قادری	۴۴
۹	حضرت محمد ہیجار نوشہروی قادری	۵۵
۱۰	حضرت شاہ صدر قادری	۶۶
۱۱	حضرت سید محمد راشد شاہ قادری	۷۰
۱۲	حضرت خواجہ غلام صدیق قادری	۷۷
۱۳	حضرت بچل شاہ جیلانی قادری	۸۰
۱۴	حضرت عبد الوہاب قادری پیر مانکی	۸۲
۱۵	حضرت میاں محمد بخش قادری	۸۶
۱۶	حضرت قاضی سلطان محمود قادری	۹۷
۱۷	حضرت فقیر نور محمد کلاچوی قادری	۱۰۷
۱۸	حضرت سید قطب علی شاہ قادری	۱۱۶
	سلسلہ چشتیہ	
۱۹	حضرت پیر کہار چشتی	۱۱۹
۲۰	حضرت تاج الدین سرور چشتی شہید	۱۲۱
۲۱	حضرت بدر الدین اسحٰق چشتی	۱۲۳
۲۲	حضرت اخوند پنجو بابا چشتی	۱۲۵
۲۳	حضرت اخوند درویزا چشتی	۱۳۰
۲۴	حضرت نور محمد ثانی نارووالہ چشتی	۱۳۹
۲۵	حضرت حافظ غلام حسن بھٹی چشتی	۱۵۱
۲۶	حضرت خواجہ محمد عاقل چشتی	۱۶۸
۲۷	خواجہ گل محمد احمد پوری چشتی	۱۷۸
۲۸	حضرت خواجہ خدا بخش خیر پوری چشتی	۱۸۱
۲۹	خواجہ غلام رسول توگیری چشتی	۱۹۴
۳۰	حضرت خواجہ خدا بخش چشتی	۲۰۶

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

CamScanner

Fazli Rahim

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۳۱	حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی چشتی	۲۰۹
۳۲	حضرت غلام حیدر شاہ چشتی	۲۱۵
۳۳	حضرت خواجہ احمد میروی چشتی	۲۲۷
۳۴	حضرت خواجہ محمد یار فریدی چشتی	۲۳۱
۳۵	حضرت میاں علی محمد چشتی	۲۳۳
۳۶	حضرت جلال الدین چشتی	۲۴۲
	سلسلہ سہروردیہ	
۳۷	حضرت سید جلال الدین بخاری سہروردی	۲۴۳
۳۸	حضرت مخدوم حمید الدین حاکم سہروردی	۲۴۷
۳۹	حضرت شیخ پٹھا دیبلی سہروردی	۲۵۵
۴۰	حضرت شیخ احمد معشوق سہروردی	۲۵۷
۴۱	حضرت میراں موج دریا بخاری سہروردی	۲۶۰
۴۲	حضرت صوفی عنایت اللہ سہروردی	۲۶۵
۴۳	حضرت سید شاہ جمال سہروردی	۲۶۸
	سلسلہ نقشبندیہ	
۴۴	حضرت طاہر بندگی نقشبندی	۲۷۲
۴۵	حضرت سید خاوند محمود نقشبندی	۲۷۷
۴۶	حضرت مخدوم آدم نقشبندی	۲۸۶
۴۷	حضرت مخدوم محمد معین ٹھٹھوی نقشبندی	۲۸۹
۴۸	حضرت مخدوم محمد زمان نقشبندی	۲۹۳
۴۹	حضرت میاں محمد عمر چمکنی نقشبندی	۲۹۸
۵۰	حضرت شاہ فقیر اللہ نقشبندی	۳۰۲
۵۱	حضرت حاجی بہادر نقشبندی	۳۰۶
۵۲	مخدوم حافظ عبد الغفور نقشبندی	۳۱۳
۵۳	حضرت یحییٰ نقشبندی	۳۱۵
۵۴	حضرت خواجہ عبد الرحیم باخدری نقشبندی۔	۳۱۸
۵۵	حضرت غلام محی الدین قصوری نقشبندی	۳۲۰
۵۶	حضرت غلام مرتضےٰ بیر نقشبندی	۳۲۶
۵۷	حضرت خواجہ محمد عثمان ڈامانی نقشبندی	۳۳۶
۵۸	حضرت محمد صدیق نقشبندی	۳۴۳
۵۹	حافظ محمد عبد الکریم نقشبندی	۳۴۷
۶۰	حضرت محمد عبد اللہ درخانی نقشبندی	۳۵۵
۶۱	حضرت سید نور الحسن بخاری نقشبندی	۳۵۸
۶۲	حضرت سید محمد اسماعیل شاہ کرمانوالے نقشبندی	۳۶۴
۶۳	حضرت لطیف محمد قندھاری نقشبندی	۳۷۳
	متفرق اولیاء	
۶۴	حضرت شاہ شمس الدین سبزواری	۳۸۰

CamScanner

Fazli Rahim

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۶۵	حضرت امام سید علی الحق زنجانی	۳۸۶	۸۳	حضرت میاں محمد کامل	۴۵۵
۶۶	حضرت سید یعقوب زنجانی	۳۹۴	۸۴	حضرت خواجہ فیض الحق جان چشموی	۴۶۴
۶۷	حضرت سید موسیٰ زنجانی	۴۰۰	۸۵	مولوی قادر بخش خاں گولہ	۴۷۰
۶۸	حضرت سید موسیٰ پاک شہید	۴۰۳	۸۶	راجہ غریب شاہ	۴۷۴
۶۹	سید عبداللہ شاہ غازی	۴۰۶	۸۷	خواجہ محمد حسن مجددی	۴۷۶
۷۰	حضرت خواجہ محکم الدین سیرانی	۴۰۸	۸۸	شیخ اسماعیل سڑبنی	۴۷۸
۷۱	حضرت مخدوم بلال تلہٹی	۴۱۷	۸۹	حضرت خروادی بابا	۴۸۰
۷۲	حضرت مخدوم احمد درویش	۴۲۰	۹۰	حضرت سخی تنگو	۴۸۱
۷۳	حضرت مخدوم نوح ہالائی	۴۲۴	۹۱	حضرت پیر سلطان قیصر	۴۸۳
۷۴	حضرت سید عبدالکریم	۴۳۰	۹۲	حضرت چلتن بابا	۴۸۴
۷۵	حضرت شیخ حسین صنعائی	۴۳۴	۹۳	حضرت سید محمود	۴۸۵
۷۶	حضرت سید محمد حسین پیر مراد	۴۳۶	۹۴	حضرت حسین نیکہ	۴۸۶
۷۷	حضرت سید یمن سرکار بخاری	۴۳۹	۹۵	حضرت سید در بلبل	۴۸۷
۷۸	سید نظام بھکری	۴۴۱	۹۶	سخی فتح خان	۴۸۸
۷۹	حضرت نوح بھکری	۴۴۲	۹۷	سید بلا نوش	۴۹۰
۸۰	حضرت حاجی گل بابا	۴۴۴	۹۸	پیر حیدر شاہ	۴۹۱
۸۱	حضرت عبدالرحمان بابا	۴۴۵	۹۹	میاں غلام حیدر	۴۹۳
۸۲	حضرت صوفی فیض محمد فیصل	۴۵۰	۱۰۰	حضرت محمد علی مکھڈی چشتی	۱۷۴

CamScanner

Fazli Rahim

حضرت اخوند پنجو بابا چشتیؒ

وصال ۱۰۴۰ھ مزار مصری پورہ پشاور سرحد

دسویں صدی ہجری کے صوفیہ میں جن بزرگوں نے مذہبی روح کو بیدار کرنے کی کوشش کی اور اصلاح۔ باطن پر خاص طور پر زور دیا اور ان تمام آلودگیوں کو دور کرنے کی کوشش کی۔ جنہوں نے روحانی زندگی کو خراب کر رکھا تھا۔ ان میں سے ایک اخوند پنجو بابا بھی تھے جنہوں نے سرحد میں سلسلۂ چشتیہ کے چراغ کو روشن کر کے اس سرزمین کے لوگوں کو عرفان و ہدایت کی روشنی دکھائی اور ان کی خانقاہ صوبۂ سرحد کے مسلمانوں کی دینی اصلاح و تربیت کا مرکز بنی۔

نام و نسب

آپ کا اصل نام تو سید عبدالوہاب تھا لیکن آپ عوام میں اخوند پنجو بابا مشہور ہوئے۔ کہتے ہیں کہ آپ چونکہ بنیادی طور پر ارکان خمسۂ اسلام کی تعلیم دیتے تھے، اس لیے ابتداً آپکے مخالفین نے آپ کو استہزاً "پنجو بابا" کہنا شروع کیا، جب آپ کو معلوم ہوا کہ آپ کے مخالفین آپ کو استہزاً "پنجو بابا" کہتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ میری خوش نصیبی اس سے بڑھ کر کیا ہوگی کہ میرا نام پانچوں بنائے اسلام کی تبلیغ کی بنا پر میرے مخالفین نے "پنجو بابا" رکھا ہے، خدا کرے کہ قیامت تک میرا یہی لقب ہو۔ چنانچہ اسی وقت سے آپ "پنجو بابا" کے نام سے مشہور ہو گئے۔

ترکِ وطن

"آئین اکبری" میں ابوالفضل نے آپ کو شیخ پنجو سنبھلی لکھا ہے۔ یہ اس بنا پر کہ آپ کے اجداد سنبھل کے رہنے والے تھے۔ جب ابراہیم لودھی نے پانی پت کے میدان میں بابر سے شکست کھائی اور افغان امراء اور فوجی افسروں کا زوال شروع ہوا تو ان میں سے اکثر ترک وطن پر مجبور ہوئے۔ اسی افراتفری کے زمانے میں آپ کے والد محترم حضرت غازی بابا بھی براہ ہزارہ یوسف زئی کے علاقے میں تشریف لائے۔ اور وہاں علاقہ مندنڑ میں گجو خاں بانڈہ کے قریب موضع ترکی میں سکونت اختیار

CamScanner

فرمائی حضرت غازی بابا بھی صاحب صلاح و تقویٰ بزرگ تھے۔ انہوں نے جناب صالح محمد صاحب معروف بہ دیوانہ بابا کی خالہ سے شادی کی۔

ولادت صاحب تذکرۂ علماء و مشائخ سرحد کا بیان ہے کہ ۹۴۵ھ میں حضرت اخوند پنجو بابا کی ولادت باسعادت موضع الکائے علاقہ یوسف زئی میں ہوئی۔ یہ ملک گجو خان کی سرداری کا زمانہ تھا۔

تعلیم حضرت اخوند پنجو بابا نے علوم ظاہریہ میں کن اساتذہ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا تذکروں میں اس کی تفصیل نہیں ملتی، صرف اتنا پتہ چلتا ہے کہ ان دنوں موضع چوہا گجر میں ایک بڑے عالم رہتے تھے جو قاضی بھی تھے۔ حضرت غازی بابا نے اس گوہر ولایت کو ابتدائی تعلیم کے لیے ان بزرگ کے سپرد کیا اور انہیں بزرگ سے اخوند پنجو بابا نے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ پھر آپ حصولِ تعلیم کے لیے ہندوستان تشریف لے گئے اور تعلیم کے سلسلے میں آپ کا قیام روہیل کھنڈ میں زیادہ رہا اور وہیں کے علماء سے آپ نے علومِ ظاہریہ کی تکمیل کی۔

وطن کو واپسی علوم دینیہ کی تحصیل کے بعد آپ شاہ ڈھنڈ تشریف لائے۔ اس اثنا میں آپ کے والد موضع گوجر سے ترکِ سکونت کر کے شاہ ڈھنڈ تشریف لے آئے تھے، جو پشاور بالاحصار کے قریب گھاس کا ایک وسیع جنگل تھا اور یہاں مویشیوں کے لیے چارہ کافی تھا۔ یہیں حضرت غازی بابا نے وفات پائی۔ آج بھی آپ کا مزار قلعۂ بالاحصار کے نیچے وائرلیس گراؤنڈ میں موجود ہے۔ ترکہ پدری سے جو نقدی اور بھینس حضرت اخوند پنجو بابا کو وراثت میں ملی تھیں وہ سب آپ نے خیرات کر دیں۔ تھوڑے دن کے بعد آپ کی والدہ ماجدہ نے بھی وفات پائی اور ان کی میراث کو بھی جو آپ کو ملی تھی وہ بھی راہِ خدا میں آپ نے دے دی۔ صرف کتابیں رہنے دیں۔

اکبر پورہ میں تشریف آوری پینتالیس سال کی عمر میں حضرت اخوند پنجو بابا نے ۹۹۰ھ میں شاہ ڈھنڈ کی سکونت ترک کر کے موضع اکبر پورہ میں مستقل سکونت اختیار کی۔

رشد و ہدایت اسی موضع میں مقیم ہو کر آپ رشد و ہدایت اور درس و تدریس میں مشغول ہو گئے اور اس سرچشمۂ علم و معرفت سے ہزاروں طالبانِ علم و معرفت فیض یاب ہوئے۔

درس و تدریس درس و تدریس حضرت اخوند پنجو بابا کا خاص مشغلہ تھا۔ قاضی میر احمد شاہ رضوانی صاحب "تحفۃ الاولیاء" کا بیان ہے کہ آپ ہمیشہ درس دینے میں مشغول رہتے۔ آپ کی درس گاہ سے تقریباً تین سو علماء علم کا آفتاب بن کر نکلے جنہوں نے اپنی تبلیغی ضوفشانیوں سے اس علاقے کی سرزمین کو منور کر دیا۔

تبلیغ و اصلاح کہتے ہیں کہ آپ کے تشریف لانے سے پہلے موضع اکبر پورہ چالیس محلوں پر مشتمل تھا۔ ہر محلے میں ایک بیٹھک تھی جس میں لوگ بھنگ اور چرس پی کر گانے بجانے میں مصروف رہتے۔ اتنے بڑے گاؤں میں ایک بھی قابلِ ذکر مسجد نہ تھی۔ اس گاؤں کے لوگ عیش و سرمستیوں میں پڑ کر خدا کی یاد سے غافل ہو چکے تھے آپ نے سب سے پہلے یہاں تشریف لا کر ایک مسجد کی بنیاد ڈالی جو آئندہ چل کر کھجور والی مسجد کے نام سے مشہور ہوئی۔ اسی مسجد میں آپ نے نماز جمعہ کا اہتمام کیا اور ان بگڑے ہوئے لوگوں میں اصلاح و تبلیغ کا کام شروع کیا، امر بالمعروف کے لیے اطراف و اکناف میں تبلیغی وفود بھیجے، عوام کو ابتداً اسلامی عقائد یعنی ارکانِ خمسہ اسلام سے واقفیت کرانے کی کوشش کی۔ مواعظ کے ذریعہ سے اخلاقی قدروں کو بلند کیا اور اس خرابے میں علم و عرفان کی وہ شمع روشن کی کہ دور دور سے لوگ پروانوں کی طرح کھنچ کھنچ آپ کے گرد جمع ہونے لگے۔

بیعت اتفاق سے ۹۹۳ھ (۱۵۸۵ء) میں حضرت میر ابوالفتح قنپاچی جو کہ حضرت شیخ جلال الدین تھانیسری (۲) کے مرید و خلیفہ تھے۔ پشاور ہوتے ہوئے اکبر پورہ تشریف لائے۔ اخوند پنجو بابا نے سلسلہ چشتیہ میں انہیں بزرگ کے دستِ حق پرست پر بیعت ہو کر بہت سی ریاضتوں اور مجاہدوں کے بعد خرقۂ خلافت حاصل کیا۔

ریاضتیں اور مجاہدے

عبادت و ریاضت اور کیفیات میں بھی آپ پر سلسلۂ چشتیہ کے اکابر شیوخ یعنی حضرت احمد عبدالحق ردولوی حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی اور حضرت جلال تھانیسری کا رنگ غالب تھا۔ استغراق کی کیفیت زیادہ طاری رہتی تھی، نماز کے وقت اُن کے مریدین اللہ اکبر اللہ اکبر کہہ کر بیدار کرتے اور وہ عالم جذب و استغراق سے باہر آکر نماز ادا فرماتے، حضرت اخوند پنجو بابا پر بھی سکر و استغراق کی یہی کیفیت طاری رہتی تھی۔ نماز کے وقت آپ کے خدام یا حق یا حق کہہ کر اٹھاتے تھے آپ اٹھ کر وضو کرتے، نماز ادا فرماتے اور پھر استغراق میں غرق ہو کر ماسوا اللہ سے بے خبر ہو جاتے۔

اخلاق

آپ کے آئینہ اخلاق میں سخاوت اور استغنا کا وصف سب سے زیادہ نمایاں نظر آتا ہے۔ سخاوت و فیاضی کا یہ عالم تھا کہ کوئی حاجت مند آپ کے در سے خالی نہ جاتا تھا۔ استغنا و بے نیازی کی یہ کیفیت تھی کہ اُمراء و حکام کے تحفے قبول نہ فرماتے تھے۔ شاہان مغلیہ نے کئی مرتبہ لنگر کے مصارف کے لیے کچھ پیش کرنا چاہا مگر آپ نے ہمیشہ انکار کر دیا۔

شاہان وقت کی عقیدت

شاہان وقت کی عقیدت کا یہ عالم تھا کہ ۹۲۳ھ میں جب پیر روشان نے مغل حکومت کے خلاف شورش کی تو خود سلطان جلال الدین اکبر آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر طالب دعا ہوا۔ اس وقت آپ کھجور والی مسجد میں مقیم تھے۔ آپ نے اس کے لیے دعا فرمائی۔

معمولات

آپ کے روز و شب کے معمولات یہ تھے کہ صبح کی نماز کے بعد چاشت کی نماز تک ذکر میں مصروف رہتے، دوپہر تک حبس دم اور دیگر اوراد و وظائف پڑھتے، نماز ظہر کے بعد تھوڑی دیر قیلولے کے بعد طلبہ کو درس دیتے۔ عصر سے مغرب تک صلوٰۃ الوسطیٰ میں مشغول رہتے۔ مغرب کی نماز کے بعد درس قرآن مجید دیتے عشاء کی نماز کے بعد اوراد و وظائف اور مراقبات میں مشغول ہو جاتے۔ اس طرح آپ کا تمام وقت یاد الٰہی اور اطاعت رسول میں گزرتا تھا۔

فضائل ومناقب

"صاحب خزینۃ الاصفیاء" مفتی غلام سرور لاہوری نے آپ کے حالات کے ضمن میں لکھا ہے کہ شیخ پنجو پشاوری اپنے وقت کے مشائخین کاملین میں تھے، عبادت وعشق میں غرق اور اہل چشت کے طریقے کو پھیلانے میں سرگرم عمل اور ساعی رہتے تھے۔ ان کا طریقہ مولانا درویزا پشاوری کے طریقے کے مطابق تھا، وہ انکی تصنیف "مخزن الاسلام" کو بہت عزیز رکھتے تھے اور لوگوں کو اس کتاب کے پڑھنے کی طرف توجہ دلاتے تھے۔ اگرچہ افغانی زبان میں گفتگو کرتے، لیکن فارسی زبان میں شعر کہتے اور ہندی (اردو) میں گفتگو فرماتے تھے۔ ان کے مریدوں میں مولانا چالاک میانہ، شیخو شاہجہانپوری اور شیخ علی وغیرہ مشہور ہیں جنہوں نے علوم دینی سے آپ کی خدمت میں رہ کر بڑا حصہ حاصل کیا تھا۔

وفات

آپ عہد شاہجہانی میں ۹۵ سال کی عمر میں ۱۰۴۰ھ (۱۶۳۰ء) میں واصل الی اللہ ہوئے۔ آپ کی تجہیز وتکفین میں میاں عثمان اخون سالک کا بگرامی میاں علی بابا اور حضرت شیخ رحمکار جیسے جلیل القدر بزرگ شریک تھے۔

آپ کے صاحبزادے عثمان میاں کے مشورے کی بنا پر آپ کو اکبر پورے کے قریب مصری پورہ میں دفن کیا گیا، جہاں آج بھی آپ کا مزار پرانوار مرجع خلائق ہے۔

مزار

آپ کا مزار مبارک پہلے بالکل سادہ بنا ہوا تھا، لیکن ۱۲۲۲ھ میں پشاور کے رہنے والے ایک صاحب مصطفیٰ نامی نے اسے پختہ تعمیر کرایا اور اس پر سنگ مرمر کا کتبہ نصب کرایا۔ سکھوں نے اپنے دور اقتدار میں اس مزار کو توڑا۔ شمس العلما قاضی میر احمد رضوانی اکبر پوری نے لوح مزار کے یہ چند شعر نقل کیے ہیں، جن سے اس مزار کی تعمیر کی تاریخ کا پتہ چلتا ہے۔

حامی ملت رسول اللہ
شیخ پنجو اخون جی بابا
قطب دوراں وغوث خلق خدا
چیدۂ صاحبان صدق وصفا
الف در صد وبست ویک بالا
شد متمر مزار او والا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

CamScanner

انگریزوں کے عہد میں اس مزار پر گنبد کی تعمیر ہوئی۔

اولاد حضرت اخوند پنجو بابا نے اپنے بعد چار صاحبزادے چھوڑے۔ جن کے نام یہ ہیں (۱) عثمان میاں (۲) سلیمان میاں (۳) لقمان میاں (۴) فریدالدین میاں۔

عرس حضرت اخوند پنجو بابا کا عرس ۲۷، ۲۸ رجب کو ہر سال بڑے اہتمام سے منعقد ہوتا ہے۔

حضرت اخوند درویزا چشتیؒ

وصال ۱۰۴۸ھ مزار ہزار خانی پشاور

حضرت اخوند درویزا کو صوبہ سرحد میں رشد و ہدایت اور اسلامی تعلیمات پھیلانے اور اپنی تبلیغی کوششوں سے اس علاقے میں عرفان و ہدایت کو عام کرنے میں خاص اہمیت حاصل ہے۔ انہوں نے اس علاقے میں قدیم صوفیاء کے طرز پر تبلیغ و اشاعت اور اصلاح و تربیت کا کام شروع کیا، اور اپنی زبان و قلم سے عین اس وقت شمع رشد و ہدایت روشن کی، جب کہ اس علاقے کے مسلمان ایک نہایت ہی نازک دور سے گزر رہے تھے، مذہب کی روح اوہام کے تار و پود میں تبدیل ہو رہی تھی۔ ان کی کتابوں کا پڑھنے والا یہ جانتے ہوئے بھی کہ ان میں شدید دینی جذبہ ہے اور انہوں نے اپنی تحریروں میں ہر اس شخص کا جو ان کے عقائد سے ذرا بھی ہٹا ہوا تھا نہایت ہی حقارت سے تذکرہ کیا ہے، ان کے خلوص نیت اور ان کے جذبہ ایمانی سے انکار نہیں کر سکتا۔ اس علاقے میں سلسلۂ چشتیہ صابریہ کو انہوں نے احیاء بخشا، اور وہ آخر دم تک احیائے ملت اور احیائے کلمۃ الحق میں مشغول رہے۔

حضرت اخوند درویزا رحمۃ اللہ علیہ حضرت میر سید علی غواص کے خلفاء میں سے تھے، جنہوں نے حضرت شیخ نظام الدین بلخی سے خلافت حاصل کی تھی اور جو سلسلۂ چشتیہ صابریہ